

وینزویلا پر حملہ اور صدر کا اغوا

رباب زہرا

(مصنفہ ملکی اور بین الاقوامی امن اور احترام انسانیت کے حوالے سے مختلف اخبارات اور رسائل کے لیے لکھتی ہیں)



دنیا کی سپر پاور امریکہ کے صدر ٹرمپ نے سال رواں 2026 کے پہلے ہی مہینے جنوری میں ایک فوجی کاروائی سے ویزویلا کے صدر نکولس مادرو کو منشیات کے سمگلنگ اور جرائم کے الزامات لگا کر نہ صرف امریکہ منتقل کرلیا بلکہ اس پر مقدمہ چلانے کا بھی اعلان کردیا یہی نہیں اس فوجی آپریشن میں صدر کی اہلیہ کو بھی گرفتار کرلیا گیا اس مداخلتی آپریشن میں وینزویلا کے درجنوں فوجی اور سکیورٹی اہلکار ہلاک بھی ہوئے، دنیا بھر میں اس واقعے کا شدید ردعمل دیکھنے کو ملا، اقوام متحدہ اور دنیا بھر کے مبصرین نے اس آپریشن کو غیر قانونی، غیر اخلاقی قرار دیتے ہوئے صدر کی گرفتاری کو ملکی خود مختاری کی بین الاقوامی خلاف ورزی کہا، چین، روس، میکسیکو، کیوبا، جنوبی افریقہ اور دیگر ممالک نے اس امریکی کاروائی کی مخالفت کی۔ ویزویلا کے ہزاروں افراد نے سڑکوں پر احتجاج کرتے ہوئے صدر کی رہائی کا مطالبہ کیا، مختلف ممالک نے خدشہ ظاہر کیا کہ امریکہ خطے میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لیے ایسے اقدامات کر رہا ہے۔

کسی ملک کو دوسرے ملک کے صدر کو زبردستی گرفتار کرنے کا حق نہیں ہے جبکہ صدر مادورو نے امریکی عدالت میں کہا کہ مجھے گرفتار نہیں بلکہ اغوا کیا گیا ہے میں اب بھی آئینی وقانونی طور پر صدر ہوں لیکن امریکی حکومت نے اس کاروائی کو نہ صرف جائز قانونی کاروائی گردانا بلکہ صدر ٹرمپ نے ویزویلا کے صدر ہونے کا بھی دعوی کردیا حالانکہ وینزویلا کے نائب صدر ڈیلسی روڈریگیز عبوری صدر بن چکے تھے اور ملک میں سیاسی تبدیلیاں بھی رونما ہوگئی تھیں عالمی ردعمل میں بھی اس واقعے کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے معاملہ زیر بحث آیا۔

یقیناً امریکہ کا مقصد ویزویلا کے تیل پر قبضہ اور وہاں من مرضی کے حکمران تھے۔ اب عبوری حکمرانوں نے بظاہر امریکی واردات کی کھل کر مخالف و مذمت بھی کی لیکن ویزویلا کا تیل اس وقت مکمل طور پر امریکہ کے قبضے میں ہے۔ وہ نہ صرف تیل اور گیس نکال رہا ہے بلکہ فروخت بھی کر رہا ہے اس صورتحال میں صدر نکولس اور ان کی اہلیہ کا اغوا گرفتاری کا واقعہ جدید عالمی سیاست اور حالات میں ایک غیر معمولی واقعہ سمجھے جانے کے باوجود عالمی ادارے بشمول اقوام متحدہ کوئی کچھ نہیں کر سکے۔

یہ واقعہ امریکہ اور لاطینی امریکی ممالک کے تعلقات کو مزید خراب اور پیچیدہ بنا سکتا ہے ویزویلا کی حکومت اور صدر کی حمایتیوں کا موقف ہے کہ صدر کو طاقت کے زور پر غیر قانونی اغوا کیا گیا۔ ہر سطح پر مذمت اور امریکی اقدام کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا اس لیے کہ ویزویلا بڑے تیل کے ذخائر رکھنے والے ممالک میں شمار کیا جاتا ہے اور بین الاقوامی مبصرین تجزیہ کاروں کی رائے ہے کہ ٹرمپ کے صدارتی حکم پر ہونے والی یہ کاروائی صرف اور صرف تیل، توانائی اور وسائل پر قبضہ کی خواہش ہے۔ باقی الزامات صرف حکومتی تبدیلی کے لیے منصوبہ بندی کی گئی ہے جس میں خفیہ ایجنسیوں اور مقامی سہولت کاروں کی مشاورت تعاون سے انکار ممکن نہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ کئی برسوں سے اپنی معیشت اور توسیع پسندانہ سوچ کو تقویت دینے کے لیے تیاری کر رہا تھا جسے صدر ٹرمپ نے اپنے جارحانہ عزائم سے عملی شکل دے دی لیکن یہ انداز مستقبل میں عالمی طاقتوں کی کشمکش میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ عالمی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر دھونس، زبردستی کا امریکی فارمولا چل نکلا تو آنے والے وقت میں مداخلتوں کا خطرہ بڑھ جائے گا کیونکہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے صدر کو گرفتار کرنا اپنا حق سمجھنے لگے گا تو پھر دوسروں کو کیسے روکا جا سکے گا؟ یہ سوچ اور انداز عالمی نظام کے لیے خطرناک مثال بن گیا ہے اس سے مستقبل میں مزید فوجی مداخلتوں کے راستے کھل سکتے ہیں۔ روس اور چین لاطینی امریکہ میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی خواہش مند ہیں، جو امریکہ کو قابل قبول ہرگز نہیں لیکن امریکی اقدام سے اب امریکی مخالفت کا کوئی اخلاقی و عسکری جواز باقی نہیں بچا، عالمی سطح پر ہر قسم کے فورم پر ونزویلا پر امریکی حملے، قتل و غارت گری اور صدر و اہلیہ کے اغوا کی مذمت کی گئی۔ پھر بھی سپر پاور اور عالمی امن کے ٹھیکے دار صدر ٹرمپ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر صدر ویزویلا نکولس مادورو پر مقدمہ بھی چلا رہے ہیں اور مستقبل میں انہیں سزا دے کر اپنی فتح کا اعلان بھی کر سکتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہی ہے کہ امریکہ نے ایک چھوٹے ملک کو مگرمچھ بن کر ہڑپ کرنے کی کوشش کی، فورسز اور سیکیورٹی اہلکاروں نے ٹکرانے کی کوشش بھی کی لیکن ناکامی پر بڑی طاقت نہ صرف کامیاب ہوگئی بلکہ دنیا بھر میں یہ تاثر ابھرا کہ طاقت کے سامنے اصول، ضابطے اور قانون کی کوئی حیثیت نہیں۔ جس کے باعث بین الاقوامی قانون، ملکی خودمختاری اور عالمی طاقتوں کے کردار پر انگنت سوالات جنم لے چکے ہیں اور ان کا جواب یا جواز کسی کے پاس نہیں۔ تاہم امریکہ اسے قانونی کاروائی نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ ابھی بھی اپنے موقف پر قائم ہے اس وقت دنیا معاشی بحران کا شکار ہے اسرائیل اور امریکہ کے گٹھ جوڑ نے ایران سے مذاکرات کے باوجود اس پر حملہ کر کے مشرق وسطی کے ممالک کے لیے بھی نئے چیلنجز پیدا کر دیے ہیں اس کی خواہش ہے کہ جنگ کا

دائرہ وسیع ہو جائے اس کے اتحادی ساتھ دیں لیکن حالات اس کے برعکس ہیں کیونکہ ونزویلا واردات کے بعد صدر ٹرمپ نے گرین لینڈ اور کیوبا کو بھی دھمکی دے دی جس سے اس کے مستقبل کے عزائم کھل کر سامنے آ چکے ہیں۔ اس کے پرانے اتحادی برطانیہ اور نیٹو فورسز کے انکار نے دنیا کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ صدر ٹرمپ پر اعتماد بھی کیا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ اس سوچ کے پس پردہ بھی امریکہ کا وینزویلا اور اس کے صدر کا غیر قانونی اغوا یا گرفتاری ہی سمجھی جا رہی ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ وینزویلا پر حملہ خالصتاً سیاسی اور غیر قانونی فوجی مداخلت ہے جس کے اثرات حال اور مستقبل دونوں میں نہ صرف ویزویلا بلکہ عالمی سیاست کے توازن پر بھی گہرے ہوں گے۔



اس صورتحال کا اگر مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو معاشی مفادات اور تیل پوری دنیا کا معاملہ ہے اسے کسی بھی ایک ملک کے ساتھ جوڑا نہیں جا سکتا نہ ہی کوئی ایسا فارمولا ہے کہ جس کے تحت کسی طاقتور کو کسی کمزور ملک یا معیشت پر قبضہ کرنے کی کھلی چھٹی مل سکے، دنیاوی نظام کو چلانے کے لیے عالمی قوانین جیو اور جینے دو کی بنیاد پر سب کو اپنی سلامتی، استحکام اور عوامی ترقی و خوشحالی کی منصوبہ بندی کا حق تسلیم کیا جاتا ہے پھر بھی وینزویلا جیسا واقعہ سپر پاور نے رونما کر کے مداخلت کی راہ ہموار کر دی۔ ایسے میں اگر امریکہ کی دیکھا دیکھی، روس اور چین بھی اپنے مفادات کے غلامی میں کسی چھوٹے، کم عسکری طاقت رکھنے والے آزاد خود مختار ملک پر چڑھ دوڑے تو کیا امریکہ اسے برداشت کر سکے گا؟ ہرگز نہیں، پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ اس نے خود ایسی کاروائی کیوں کی؟ جس سے عالمی طاقتوں میں پائی جانے والی لڑائی میں کمی کی بجائے

اضافے کے امکانات بڑھ گئے۔ یہ سراسر عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہی نہیں بلکہ دنیا کے امن کو ختم کر کے نامساعد حالات میں دھکیلنے کی غیر فطری کوشش ہے۔ وینزویلا پر حملے اور صدر کے اغوا پر دنیا اور عالمی ادارے اپنا حقیقی کردار ادا کرنے میں ناکام رہے اگر ردعمل روایتی نہ ہوتا، غیر معمولی اور سخت ہوتا، تو معاملہ عالمی عدالت انصاف تک ضرور پہنچتا اور صدر امریکہ کو لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں کیونکہ وینزویلا پر کھلی جارحیت،



اقتدار کی تبدیلی اور تیل پر قبضہ کر کے اس کی فروخت نے امریکی الزامات منشیات اور جرائم کی فہرست کو ردی کی ٹوکری میں پھینک کر امریکی خواہش کو بے نقاب کر دیا ہے۔ حقیقت صرف اور صرف معاشی معاملات اور تیل کے سوا کچھ نہیں ماضی کی امریکی حکومتیں بھی مختلف ممالک پر الزامات لگا کر لشکر کشی کر چکی ہیں اور نتائج ہمیشہ بنیادی الزامات کے برعکس نکلے۔ وینزویلا کے صدر کا اغوا بھی حالات کے بدلتے ہی غلط اور غیر قانونی ثابت ہو جائے گا لیکن اس وقت تک امریکہ بہادر دنیا کے سب سے بڑے تیل کے ذخائر سے بھرپور فائدہ اٹھا چکے ہوں گے۔ تاریخ لکھی جا رہی ہے کہ دنیا کی بڑی واحد سپر پاور اور اس کے حکمران صرف اپنی ٹھیکیداری اور طاقت کے محتاج ہیں لہذا اسے مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں دنیا کا کوئی ادارہ اور قانون کسی ملک کی خودمختاری اور سلامتی میں مداخلت کی اجازت اسی لیے نہیں دیتا کہ یہ ایک ایسی خلاف قانون واردات ہے جس سے پوری دنیا کا نظام تباہ ہو جائے گا کیونکہ جنگل کے قانون کے تحت جدید دنیا آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ان قوانین سے سلامتی اور عوامی خوشحالی کی منصوبہ بندی کا ایسا حق میسر ہے۔ کہ ہر ملک حالات و واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آزادانہ پالیسی سے آگے

بڑھ سکے یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی اصول کسی کو کسی کی ریاست میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تاکہ سب ریاستیں اور حکمران اپنے اپنے مینڈیٹ کی تکمیل میں نہ صرف منصوبہ بندی کریں بلکہ ان پر عمل درآمد کرا کے مستقبل کی بہترین راہیں استوار کر سکیں۔ ایک چھوٹا ملک تیل کی دولت سے مالا مال خوشحال اور قابل رشک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا لیکن وہاں کے صدر کو بیرونی مداخلت کے زور پر اغوا اور گرفتار کر کے جس انداز میں تبدیلی لائی گئی وہ وہاں کے عوام اور حکمرانوں کو بھی پسند نہیں آئی لیکن سپر پاور کی برتری اور امریکی خوشنودی میں جنہیں بولنا چاہیے تھا وہ بھی نہیں بولے۔ اگر صدر وینزویلا سچ مچ منشیات کے کاروبار اور جرائم کی سرگرمیوں میں ملوث تھے تو ان کے خلاف عوامی اور قانونی دباؤ میں کاروائی، احتساب اور مقدمات وینزولا کی سرزمین اور عدالتوں میں ہی چلنے چاہیے تھے لیکن ایسا نہیں ہو سکا، دنیا نے ناپسندیدگی اور مذمت کی، پھر بھی من مرضی طاقتور کی چلی۔ جس سے مستقبل میں بھی ایسی کاروائی کی رسم چل نکلی تو دنیا کا سارا نظام تہس نہس ہو جائے گا یہی لمحہ فکر ہے۔ عالمی ادارے اور بڑی طاقتیں خاموش رہیں تو اس غیر معمولی واقعے کے اثرات سب کو لے ڈوبیں گے۔ یقیناً یہ عام سی ایسی بات نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے ذرا سوچیں وینزویلا ایک خوشحال، آزاد ریاست اور اس کا صدر اپنی بیوی سمیت اغوا کر لیا جائے کیا یہ غیر معمولی واقعہ نہیں جس پر دنیا کا غیر معمولی ردعمل آنا چاہیے تھا؟



اپریل ۲۰۲۶

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	معلومات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی $
1	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (قصوری ایڈیشن) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (قصوری ایڈیشن) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سیاسی افکار	انگریزی	100/-	$-04
7	خطوطِ قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بنیادی افکار و تصورات	انگریزی	400/-	$-15
9	جدید اسلامی ریاست (لارج پیپر بیک)	انگریزی	250/-	$-10
10	[illegible]	اردو	250/-	$-10
11	[illegible]	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان ڈیلی کرانکل	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کی کہانی 1947ء تا 2008ء (مجلد)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کی کہانی 1947ء تا 2008ء (پیپر بیک X پیمائش)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان کی کہانی	انگریزی	250/-	
16	پاکستان ڈیلی کرانکل	انگریزی	50/-	$-02
17	آئینِ پاکستان کا مختصر تعارف	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان کے قومی ترانوں کی تاریخ (کمپیکٹ ڈسک، گراموفون ریکارڈ)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان کی مسلح افواج کی تاریخ (پیپر بیک ایڈیشن)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	[illegible]	انگریزی	2500/-	$-125
21	پرچیوں کے [illegible]	انگریزی	50/-	
22	[illegible]	انگریزی	200/-	$-12
23	[illegible]	انگریزی	200/-	$-08
24	گھر میں آسان بات چیت (اردو کورین بول چال)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم [illegible] (اردو کورین بول چال)	انگریزی	100/-	$-04
26	[illegible]	اردو	15/-	$-01
27	[illegible] (علامہ اقبال کی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	[illegible] (پیغامِ قائد)	انگریزی	615/-	$-50
29	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	500/-	$-60
30	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	350/-	$-17
31	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	500/-	$-60
32	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	500/-	$-60
33	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	500/-	$-60
34	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	400/-	$-60
35	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	500/-	$-60
36	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	400/-	$-60
37	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	400/-	$-60
38	[illegible] 2018ء (کلیاتِ اقبال)	اردو	400/-	$-60
39	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	400/-	$-15
40	[illegible] (کلیاتِ اقبال)	اردو	400/-	$-60
41	[illegible] (گراموفون ریکارڈ)	اردو	100/- فی نگ	
42	[illegible] (سی ڈیز)	اردو		
43	[illegible] (مرغ کرم) (کلیاتِ اقبال)	اردو	10/-	
44	[illegible] (گراموفون ریکارڈ)	اردو	100/- فی البم	
45	[illegible] (سی ڈیز)	اردو		
46	پاکستان کارنیل	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا پبلی کیشنز، بی۔ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ریجنل آفس: 291 اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔